حضرت مخدوم صدر الدین شاہ

الملقب شیخ محمد غوث ثالث

حضرت ممدوح کا سن ولادت ۱۷۸۳ء ہے آپ بڑے باکمال ذی استعداد صاحب خلق عظیم زندہ دل علم و عمل سے مجلے تھے فیوضات باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کر کے عرفان کی معراج پر ترقی کی اپنے زمانے کے ذی اقتدار اور روحانی پیشوا مانے جاتے تھے

شاہ شجاع درانی بادشاہ کابل ذی اخلاص معتقدین سے تھا جب کبھی استفادہ یا التماس کی غرض سے خطوط نویسی ہوتی تو بلفظ عریضہ استعمال کرتا لنگر خانہ میں ہزار روپیہ سے کم نہ بھیجتا اور قبولیت کو باعث فخر و خیر و برکت سمجھتا مہاراجہ رنجیت سنگھ باوجود غیر مسلم ہونے کے ان کا لوہا مانتا تھا اور معتقد تھا سابقہ جاگیرات جو اس خاندان میں چلی آتی تھیں ان کے علاوہ مبلغ ۲۵۰ روپے نقد اور ایک بیش قیمت مشکی گھوڑا نذرانہ پیش کیا جس کی سند محفوظ ہے

مریدوں کی تعداد بکثرت ہے جو مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں حضرت ممدوح کے زمانے میں انگریزی حکومت کا آغاز ہوا اس سے پہلے سکھ حکومت اور چند سال سلطنت افغان بھی ملاحظہ فرمایا تھا حقوق الرعایا کا حفظان تحت نظر رہتا زمانہ آخیر میں انگریزی سلطنت کا اقتدار قائم ہوا اور سکھا شاہی ختم ہوئی تو آپ نے نمایاں خدمات مناسبہ عمل میں لا کر سندات حاصل کی جو توشہ خانہ میں اب تک محفوظ ہیں ملتان کی مختلف جنگوں میں ممدوح قدس سرہ نے سرداران سرحد کو جو معتقدین تھے ان کو ہدایت کی کہ گورنمنٹ انگریزی کے

www.musapakshaheed.com

خلاف کاروائی کرنے سے فتنہ فساد برپا ہوگا اور سکھوں کے زمانہ کی رہی سہی عزت جاتی رہے گی مناسب وقت یہ ہے کہ یکسوئی کر کے امداد دو بہبودی اسی میں ہے اور خود بھی مناسب موقعوں پر نہایت قیمتی اوقات ملکی و جنگی خدمات انجام دیں جس پر برٹش حکام نے شکریہ ادا کیا اور سندات عطا کیں اور جاگیرات کو بدستور قائم رکھا چونکہ حضرت ممدوح اس وقت کے منتظر تھے کہ جہان واہل جہاں سے جو فنا اور مقام فنا ہے علیحدہ ہو کر جہاں آفرین کے ساتھ بقا کا شرف وافتخار حاصل ہو آخر میں اس وجہ سے گوشہ نشینی اختیار کر کے اور کمال حاصل کر لیا اچانک پیک اجل نے حاضر ہو کر بشارت دی اور ۱۸۵۳ء میں لبیک کہتے ہوئے باقی باللہ ہوئے اہلیان ملتان اس آفتاب کے چھپ جانے سے حددرجہ مغموم تھے ہر شخص بے چین تھا تمام شہر میں کاروبار بند کر دیا گیا اور تمام شہر آپ کے جنازے میں شامل ہوا

آپ کے تین صاحبزادے تھے پیر نور شاہ سید محمد غوث بخش اور سید محسن شاہ جو کہ برگزیدہ روزگار تھے اول الذکر ہر پہلو سے ثانی و ثالث سے سبقت رکھتے تھے اسی لیے باتفاق سجادہ نشین کے مستحق قرار پائے

www.musapakshaheed.com